(S_1998_3_288_292)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 3 ایس سی آر

میونسپل کارپوریشن آف بریہن ممبئی اور دیگر

بنام

اسٹیٹ بینک آف انڈیا

2 دسمبر 1998

[ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند، چیف جسٹس، بی۔ این۔ کرپال اور وی۔ این۔ کھرے، جسٹسز]

بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1888: دفعہ 217 (1) اور 218 ڈی- دائرہ کار

مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908: دفعہ 100-اے (جیسا کہ ترمیمی ایکٹ 1976 کے ذریعہ متعارف کرایا گیا ہے)- مقصد اور دائرہ کار۔

لیٹرز پیٹنٹ اپیل : دوسری اپیل میں ہائی کورٹ کے واحد جج کے فیصلے کے خلاف اپیل۔ کی اجازت۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں دفعہ 100۔اے شامل کرنے سے پہلے اور بعد کی صورتحال۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 217 کے تحت عدالت برائے سمال کازز کے ایڈیشنل چیف جج کے سامنے مدعاعلیہ کی جانب سے دائر کی گئی اپیل- مدعاعلیہ کی طرف سے دفعہ 218 ڈی (1) کے تحت عدالت عالیہ میں دائر دوسری اپیل- دوسری اپیل جزوی طور پر عدالت عالیہ کے واحد جج کی طرف سے منظور کی گئی- واحد جج کے حکم کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی خط امتیازی اپیل- عدالت عالیہ کے ذریعہ ناقابل سماعت قرار دی گئی- اپیل کو اس عدالت کے سامنے ترجیح دی گئی۔ دفعہ 217 (1) کے تحت عدالت برائے سمال کازز کے چیف جج کی طرف سے اپیلیٹ دائرہ اختیار ہے- دفعہ 217 (1) کے تحت

کارروائی دوسرے فورم میں اپیلیٹ کارروائی ہے اور پہلے فورم میں اصل کارروائی نہیں ہے-ایکٹ کی دفعہ 218 ڈی کے تحت مدعاعلیہ کی طرف سے دائر کی گئی اپیل ایڈیشنل چیف جج،عدالت برائے معمولی مقدمے کی طرف سے دیئے گئے اپیلٹ آرڈر کے خلاف دوسری اپیل تھی۔-چونکہ ایکٹ کی دفعہ 217(1) کے تحت اپیل دوسرے فورم/عدالت میں پہلی اپیل ہے اور ایکٹ کی دفعہ 218 ڈی کے تحت اپیل تیسرے فورم/عدالت میں دوسری اپیل ہے،لہذا مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 100 اے کے پیش نظر چوتھے فورم/عدالت کے سامنے مزید کوئی اپیل قابل نہیں ہوگی۔حالات میں کوئی غلطی نہیں ہوتی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 6060 آف 1998۔

1997 کے ایل پی اے نمبر 191 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 98.1.13 کے فیصلے اور حکم سے

بھیم راو این۔نائک، پلوسو دیا،(ڈی۔این۔مشرا) اپیل کنندگان کے لئے مانک کرنجاوالا کی طرف سے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے رفیق دادا، چراغ بلسارا، جے دیپ ورما، آر این کرنجاوالا، مسز نندنی گورے، محترمہ یاسمین گودریج اور مسز مانک کرنجاوالا شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی اس اپیل میں 13 جنوری 1998 کو بمبئی عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کے اس حکم پر سوالیہ نشان لگایا گیا ہے جس میں لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا تھا کہ یہ قابل سماعت نہیں ہے۔اس مرحلے پر حقائق کا ایک مختصر حوالہ پیش کیا جائے گا۔

مدعا علیہ نے بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 217 کے تحت عدالت برائے سمال کازز کے ایڈیشنل چیف جج کے سامنے اپیل کو ترجیح دی تھی۔ عدالت برائے سمال کازز کے فاضل ایڈیشنل چیف جج نے 8 فروری 1996 کے حکم کے ذریعے اپیل کا فیصلہ کیا۔

8 فروری 1996 کو عدالت برائے سمال کازز کے فاضل ایڈیشنل چیف جج کے حکم سے ناراض مدعا علیہ نے ایکٹ کی دفعہ 218-ڈی (1) کے تحت عدالت عالیہ میں دوسری اپیل دائر کی۔ 31-1-1997 کو بمبئی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے اس اپیل کو جزوی طور پر منظور کرلیا۔ درخواست گزار نے لیٹرز پیٹنٹ اپیل کے ذریعے 31 جنوری 1997 کے واحد جج کے حکم پر سوال اٹھایا۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل کے قابل سماعت ہونے کے بارے میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے اس بنیاد پر اعتراض اٹھایا گیا تھا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے دوسری اپیل خارج کرنے کے حکم کے خلاف مزید کوئی لیٹرز پیٹنٹ اپیل یا کسی اور قانون کے تحت نہیں ہوسکتی۔ اعتماد کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 100-اے پر بھی رکھا گیا تھا۔ اس اعتراض کو فاضل ڈویژن بنچ نے پسند کیا اور فاضل واحد جج کے حکم کے میرٹ پر غور کیے بغیر لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو ناقابل سماعت قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا گیا۔

ہم نے درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل جناب بھیم راو این نائک اور مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل مسٹر رفیق دادا کو سنا ہے۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1888 ایک مکمل ضابطہ ہے اور اس میں ایکٹ کے تحت دیئے گئے حکم کے خلاف اپیل وغیرہ دائر کرنے کا اہتمام ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ 217(1) میں کہا گیا ہے:

"217(1) اس کے بعد کی شقوں کے تابع، اس ایکٹ کے تحت طے شدہ یا چارج کردہ کسی بھی قابل شرح قیمت یا ٹیکس کے خلاف اپیلوں کی سماعت اور فیصلہ عدالت برائے سمال کازز کے چیف جج کے ذریعہ کیا جائے گا۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1888 کی دفعہ 217(1) کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت برائے سمال کازز کے چیف جج کے ذریعہ استعمال کیا جانے والا دائرہ اختیار اپیلیٹ دائرہ اختیار ہے۔

دفعہ 218 میں اس مدت کا اہتمام کیا گیا ہے جب شکایت کی وجہ ایکٹ کی دفعہ 217 کے تحت اپیل دائر کرنے کے لئے جمع کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا بے معنی ہے کہ دفعہ 217(1) کے تحت ہونے والی کارروائی پہلے فورم پر'اصل کارروائی' ہے۔ کارروائی دوسرے فورم میں اپیلیٹ کارروائی ہوتی ہے نہ کہ پہلے فورم میں اصل کارروائی۔

عدالت برائے سمال کاز کے فاضل چیف جج کے اپیلیٹ آرڈر کے خلاف دفعہ 218ڈی کے تحت عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی جاتی ہے۔ دفعہ 218ڈی میں کہا گیا ہے:

دفعہ 218ڈی (1) عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی جائے گی۔

(الف) دفعہ 217 کے تحت اپیل میں عدالت برائے سمال کاز کے چیف جج کے کسی بھی فیصلے سے جس کے ذریعہ دو ہزار روپے سے زائد کی قابل قدر قیمت مقرر کی گئی ہو، اور

(ب) مذکورہ دفعہ کے تحت اپیل میں مذکورہ چیف جج کے کسی دوسرے فیصلے سے، نافذ القانون یا قانون دستاویز کی تعمیل کے سوال پر۔

(2) مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعات، جہاں تک ان کا اطلاق کیا جاسکتا ہے، ذیلی دفعہ (1) کے تحت اپیلوں پر لاگو ہوں گی اور عدالت عالیہ کی طرف سے مذکورہ چیف جج کو درخواست دینے پر اس کے ذریعہ جاری کردہ احکامات پر اس طرح عمل درآمد کیا جاسکتا ہے جیسے وہ خود سے بنائے گئے فرمان ہوں۔

بشرطیکہ اس طرح کی کوئی اپیل عدالت عالیہ میں اس وقت تک نہیں سنی جائے گی جب تک کہ اسے چیف جسٹس کے فیصلے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر دائر نہ کیا جائے۔

لہذا دفعہ 218ڈی کے مطابق دفعہ 217 کے تحت اپیل میں عدالت برائے سمال کازز کے چیف جج کے کسی فیصلے سے متعلق اپیل بھی عدالت عالیہ میں دائر کی جائے گی۔اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مدعاعلیہ نے عدالت برائے سمال کازز کے فاضل ایڈیشنل چیف جج کے اپیلیٹ آرڈر کے خلاف اپیل دائر کرنے میں دفعہ 218ڈی (1) کا سہارا لیا تھا۔ درخواست گزار نے ہمارے سامنے عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 218ڈی کے تحت مدعاعلیہ کی طرف سے دائر اپیل کے قابل سماعت ہونے پر سوال نہیں اٹھایا ہے۔لہٰذا یہ واضح ہے کہ مدعاعلیہ کی جانب سے ایکٹ کی دفعہ 218ڈی کے تحت دائر کی گئی اپیل ایڈیشنل چیف جج عدالت برائے سمال کازز کے اپیلیٹ آرڈر کے خلاف دوسری اپیل تھی۔بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے تحت عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے اس فیصلے کے خلاف مزید کوئی اپیل فراہم نہیں کی گئی ہے جس میں ایکٹ کی دفعہ 217(1) کے تحت منظور کردہ عدالت برائے سمال کازز کے چیف جج کے اپیلیٹ آرڈر کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 218ڈی کے تحت دوسری اپیل کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جسے ترمیمی ایکٹ 1976 کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا،خاص طور پر ایسے معاملوں میں مزید اپیل پر پابندی عائد کرتا ہے۔یہ دفعہ پڑھتا ہے؛

> "100اے-بعض معاملوں میں مزید اپیل نہیں کی جائے گی-کسی بھی عدالت عالیہ یا کسی دوسرے دستاویز میں ایسی کوئی بات موجود نہ ہو جس میں قانون کی طاقت موجود ہو یا فی الحال نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں، جہاں اپیلیٹ فرمان یا حکم کی کسی بھی اپیل کی سماعت اور فیصلہ عدالت عالیہ کے واحد جج کے ذریعہ کیا جاتا ہے، اس طرح کی اپیل میں ایسے واحد جج کے فیصلے، فیصلے یا حکم یا اس طرح کی اپیل میں منظور کردہ کسی حکم نامے سے مزید کوئی اپیل نہیں ہوگی۔

یہ دفعہ کسی فیصلے کو حتمی شکل دینے میں تاخیر کو کم سے کم کرنے کے لئے متعارف کرایا گیا ہے۔مذکورہ دفعہ کے نفاذ سے پہلے خطوط حق امتیازی کے تحت دوسری اپیل میں واحد جج کے فیصلے کے خلاف اپیل کو بعض معاملوں میں اہل قرار دیا جاتا تھا، حالانکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 100 کے تحت حقائق کے نتائج میں مداخلت کے خلاف کچھ رکاوٹیں تھیں۔اس طرح کی اپیل کا سہارا لینے کا حق اب مجموعہ ضابطہ دیوانی (سپرا) کی دفعہ 100اے کے ذریعہ چھین لیا گیا ہے۔چونکہ ایکٹ کی دفعہ 217(1) کے تحت اپیل دوسرے فورم/

عدالت میں پہلی اپیل ہے اور ایکٹ کی دفعہ 218 ڈی کے تحت اپیل تیسرے فورم/ عدالت میں دوسری اپیل ہے، لہٰذا مجموعہ ضابطہ دیوانی (سپرا) کی دفعہ 100 اے کے پیش نظر چوتھے فورم/ عدالت کے سامنے مزید اپیل قابل نہیں ہوگی۔

اس معاملے میں چونکہ اپیلیٹ آرڈر کی اپیل کی سماعت اور فیصلہ عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے کیا تھا، اس لیے اس اپیل میں دیے گئے فاضل واحد جج کے فیصلے اور حکم سے مزید کوئی اپیل قابل سماعت نہیں تھی۔ ان حالات میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے جو رائے اختیار کی ہے اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ اس اپیل کی کوئی خوبی نہیں ہے اور اسے اس طرح خارج کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

اس مرحلے پر اپیل کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے کہا کہ اپیل گزار فاضل واحد جج کے حکم کو چیلنج کر سکتے ہیں جس کے خلاف خطوط حق امتیازی کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت براہ راست قابل سماعت قرار نہیں دیا گیا ہے۔ اپیل کنندگان کے لئے یہ کھلا ہوگا کہ وہ اس حکم کو چیلنج کرنے کے لئے ایسی دیگر کارروائیوں کا سہارا لیں جو ان کے لئے قانون میں دستیاب ہوں لیکن ہم اس سوال پر یا فاضل واحد جج کے حکم کی قابلیت پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں، کیونکہ اس اپیل میں اس حکم کو جاری نہیں کیا گیا ہے۔

ٹی این اے

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document